New Era Magazine

تیجا رنگ

از اروی عمران

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تہنیت علی Creation

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیجارنگ

ازاروی عمران

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

بازار میں ہجوم تھا،ہر طرف شوروغل اور افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔
خواتین افراتفری میں خریداری کررہی تھیں تو کچھ اپنی بھوک و پیاس
بجھانے فوڈ اسٹریٹ پر کھانے نوش فرما رہی تھیں،دور دور مرد حضرات
بھی خواتین کے ساتھ نظر آرہے تھے،کچھ کم عمر بچے ہاتھوں میں کتابیں
یا پین بیچنے کی غرض سے ادھر ادھر دھکے کھا رہے تھے۔۔۔پکوانوں کی
خوشبو غرباء و مساکین کے لئے آزمائش بنی ہوئی تھی۔۔۔

باجی!اللہ کے نام پہ دے دو۔۔

ایک عورت نما مرد کچھ خواتین کے پاس آکر رک گیا۔

معاف کرو بھئی۔۔

وہ ہاتھ سے اسکو جانے کا اشارہ کر کے کہنے لگیں۔

باجی!اللہ کے نام پہ دے دو،اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے۔

وہ دعائیں دینے لگا۔

تم جیسوں کا اور کوئی کام نہیں ہے کیا؟جب بھی دیکھو مانگنے آجاتے ہو۔

ایک عورت نے انتہائی نفرت آمیز لہجے میں اسکو مخاطب کیا۔

مقابل دو پل کے لئے ساکن رہ گیا اس کے بعد زور دار قہقہہ لگایا جیسے وہ اندر سے اٹھتے درد کو مار دینا چاہتا ہو یا جیسے اس نے اپنی بے بسی کا مذاق آپ اڑایا ہو۔

باجی! واقعی کوئی کام نہیں ہے۔۔۔ہم جیسوں کے لئے۔۔۔

اس نے ہم جیسوں پر زور دیا۔۔۔

خواتین نے جان چھڑانے کے لئے دس روپے کا نوٹ اسکی پھیلی ہتھیلی پر رکھ دیا۔انکے جانے کے بعد وہ اس نوٹ کو حقارت بھری نظروں سے دیکھتا رہا تھا۔

عزت نفس پر زخم لگا کر بدلے میں ملا پیسہ اس کے لئے نفرت کا ہی حامل تھا مگر پیٹ نہ بھرتا تو کیا کرتا۔۔زندگی ہار جاتا یا خودکشی کا مرتکب ٹھہرتا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ باسی کیلے کچھ سڑے ہوئے سیب لے کر وہ اڈے پر پہنچا اور استاد کے سامنے لا کر رکھ دیا۔۔۔

آج بھی یہی ملا ہے استاد!وہ وہاں موجود اپنے ہم جنسوں میں استاد کا سب سے زیادہ لاڈلا تھا۔

اس پر بھی شکر ادا کر۔۔۔یہ بھی نہ ملتا تو؟استاد نے ہمیشہ اسکو صبر شکر کا ہی درس دیا تھا۔۔۔۔

بہت ذلت کے بعد ملا ہے یہ بھی۔۔وہ اپنی کیفیت بتانا چاہتا تھا۔

عزت ذلت میرے سوہنے رب کے ہاتھ میں ہے پتر۔۔

وہ اسکا ہاتھ تھامے،لہجے میں چاشنی گھولے کہہ رہے تھے۔

چل اب کچھ کھالے۔۔وہ اسکی پر سوچ نظروں کا گہرا جائزہ لیتے ہوئے مخاطب ہوئے۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔

وہ اٹھ کر بیت الخلاء کی طرف بڑھ گیا جہاں اس نے خود کو زخم دے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دے کر تکلیف پہنچانی تھی۔اس کو اپنے وجود سے نفرت تھی اور اس نفرت کا اظہار وہ اپنے جسم کو زخم دے دے کر دیتا تھا۔

یہ ایک بڑا سا ہال نما اڈہ تھا،چاروں طرف کچرے کی بوریاں پڑی ہوئی تھیں اندر کی جانب ہی ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جہاں چار پانچ خواجہ سرا سونے کی غرض سے جاتے تھے،انکا ایک ہی استاد تھا جو عمر میں سب سے بڑا تھا۔باقی سب تقریبا ایک ہی عمر کے تھے،اپنے استاد کی عزت انکا اولین فرض تھا،ایک وہی استاد تھا جس نے ان کو اس وقت سہارا دیا جب ان کے اپنے سگے ماں باپ نے بھی سنسان سڑکوں پر اکیلا چھوڑ دیا تھا۔یہی استاد تھا جس نے اپنی عزت نفس پس پشت رکھے ان کا پیٹ پالا تھا۔یہی استاد ان سب کے لیے باپ کا سایہ بھی تھا اور ماں کی شفقت بھی۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ علیشاہ خود کو زخم دے گا جس کی تکلیف علیشاہ سے زیادہ اسکو محسوس ہوگی مگر وہ آنسو چھپاتا اس کی طرف بڑھا تھا۔

علیشاہ بیت الخلاء سے واپس آکر زمین پر لیٹ چکا تھا۔چھت کو گھورتے ہوئے آنکھوں سے آنسو کے دو قطرے نکل کر زمین پر گر گئے،جیسے انکی بھی بے حرمتی کی گئی ہو۔

کھانا کھالے پتر۔۔

استاد کھانا لے کر اس کے پاس آیا تھا۔وہ ادھیڑ عمر تھا۔

نہیں کھانا۔۔۔وہ ناراضگی سے کہنے لگا۔

کس سے ناراض ہو؟

اسکے برابر میں بیٹھتے وہ استفسار کرنے لگے۔

قسمت سے۔۔۔

تیری قسمت کس نے لکھی ہے؟

اللہ نے۔۔۔

پھر تو اللہ سے ناراض ہے؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں شاید۔۔۔

دو موتی دوبارہ نکلے اس بار اس نے ہاتھ سے پونچھ لئے۔

تو ہمیشہ جاننا چاہتا تھا نا میرے بارے میں؟

وہ اسکی ہمت بندھاتے مخاطب ہوئے۔

ہاں!علیشاہ اٹھ کر بیٹھ چکا تھا۔

میں جب پیدا ہوا تھا نا تو میرا بچپن صرف گالم گلوچ کی نذر ہوا تھا۔میرا باپ مجھے مارتا پیٹتا تھا،ماں صرف دیکھتی تھی۔بچپن سے ہی باپ احساس دلاتا تھا میں عام بندوں کی طرح نہیں ہوں۔۔اپنی نفرت کے اظہار کے لئے کبھی میرا ہاتھ جلاتا کبھی کمر۔۔۔دیکھ ابھی بھی نشان ہیں۔

انہوں نے اپنی آستینیں اوپر کر کے نشانات دکھائے۔

علیشاہ نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔

جب مہمان آتے تو مجھے اسٹور میں بند کردیا جاتا کہ میں اپنی منحوس شکل لے کر انکے سامنے نہ جاؤں۔میری ذات کا محلے میں مذاق اڑایا جاتا

جب بچے کھیلتے تھے تو میں کونے میں بیٹھ جاتا، مجھ پہ آوازیں کسی جاتیں۔

ارے ارے دیکھو! یہ تو ہیجڑا ہے۔

سوچ پتر! اس وقت کتنی تکلیف ہوتی تھی، لڑکپن میں جب قدم رکھا تو ایک دفعہ ماں کی محبت میں اسکا دوپٹہ ساڑھی کی طرح باندھ لیا اور میک اپ کر لیا، میرے باپ نے دیکھا تو مجھے بہت مارا میرا بدن لگنے والی چوٹوں سے چور تھا، میں چیخ رہا تھا، رحم کی بھیک مانگ رہا تھا مگر کوئی پہنچا ہی نہیں۔۔۔آخر کار نیم مدہوشی کی حالت میں مجھے چھوڑ دیا گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب سے بڑھ کر درد کی داستان سناؤں اپنی؟

گویا وہ اپنا مذاق اڑاتے ہوئے ہنسے تھے۔

جب خاندان میں فنکشن تھا سب کزنز بیٹھے تھے کسی نے کہا بور ہورہے ہیں تو مجھے کہا گیا کہ تو ہیجڑا ہے، چل ذرا ناچ کے ہماری تفریح کا سامان کر۔۔۔میں ناچا تھا ایسا ناچا تھا کہ اگر مجھے ماں نہ روکتی تو سانسیں رک جاتیں۔۔۔

میرے بہن بھائی کی نفرت بھری نظریں مجھ سے سہی نہ جاتیں جب سب گھر والے گھومنے جاتے اور میں اکیلا رہ جاتا،جب سب ہنسی مذاق کرتے اور میں اکیلا رہ جاتا تو بس اتنا سوچتا کہ کیا میں سگا نہیں ہوں؟ میرا کیا قصور ہے۔۔۔مجھ سے کیا خطا ہوئی؟مجھے بھی تو اللہ نے بنایا نا۔ میں بھی تو ان کا خون ہوں۔

ان کی آنکھ سے چند قطرے کرب جھیلتے بہہ نکلے تھے۔

بس پھر جب خونی رشتوں کے یہ رویے یونہی اذیتیں بڑھانا شروع ہوئے تو میں دل برداشتہ ہوکر گھر سے نکل آیا اور در در کی ٹھوکریں کھاتا رہا۔میں نے حرام نہیں کمانا تھا،حلال کمانا تھا۔میں اپنے جیسوں کو دیکھتا تھا جو حرام کما کر عیش کی زندگی گزار رہے تھے مگر مجھے یہ بات گوارا نہیں تھی۔ویسے ہمیں کوئی ملازمت حتیٰ کہ چھوٹا موٹا کوئی دیتا بھی کب ہے کہ حلال کی دو وقت کی روٹی کما سکیں۔پھر اس پیٹ کی بھوک مٹانے کو میں نے عزت نفس بیچ کر بھیک مانگنا شروع کی۔پتر! پھر تم لوگ آئے تو تم پانچوں کا پیٹ بھی پالا کہ تم لوگ وہ اذیت

محسوس نہ کرو جو میں نے کی۔۔۔

ان کی انکھیں خشک تھیں،چہرہ منور تھا جیسے بہت کچھ کہہ دینے کے بعد انکو سکون آیا ہو۔

آپکو غم نہیں ہوتا؟علیشاہ ایک کیفیت سے باہر نکل کر کہنے لگا۔

کیسا غم مجھے کوئی غم نہیں۔۔

آپکو کوئی دکھ بھی نہیں ہوتا؟وہ حیرت سے بولا۔

دکھ کیا ہوتا ہے؟اب تو پتا بھی نہیں ہے۔وہ اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے بولے۔

آپ ہر وقت مسکراتے رہتے ہیں مگر آپکی مسکراہٹ نہ جانے کیوں کھوکھلی لگتی ہے۔

وہ نم آنکھوں سے کہہ رہا تھا۔

پتر!اگر یہ مسکراہٹ کھوکھلی ہے تو آگے کی زندگی بھی سکون سے بھری ہوگی،میں تو بس سوہنے رب کے بلاوے کا منتظر ہوں۔

وہ اب کی بار ذرا سا ہنس دیے تھے۔

ہماری زندگی ایسی کیوں ہے بابا ہم سے نفرت کیوں کی جاتی ہے؟ہمارا کیا قصور ہوتا ہے؟

وہ اب اپنی الجھنیں سلجھانا چاہتا تھا۔

ہمارا کوئی قصور نہیں پتر!سوہنے رب کے فیصلے ہیں یہ تو۔۔تو بھی بس صبر و شکر اپنا لے اور اس کے فیصلے پر راضی ہو جا۔یہاں صبر کرے گا نا تو بدلہ تجھے وہاں ملے گا جو دائمی ہوگا۔

وہ اب بھی اسکو صبر کی تلقین کر رہے تھے۔جواباً وہ ان سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔

مجھ سے وعدہ کر!تو کبھی خود کو زخم نہیں دے گا۔۔وہ اسکا سر سہلاتے ہوئے بولے علیشاہ نے اثبات میں سر ہلادیا۔

پتر کبھی حرام میں نہ لگنا،جسم بیچ کر حرام کمانے سے بہتر ہے تُو بھیک مانگ لے۔صبر و شکر ہی میں تجھے سکون ملے گا۔۔وہ اسکا سر تھپتھپا رہے ہے

تھے۔

مجھے کل جانا ہے ذرا چھوٹوں کا خیال رکھنا۔

وہ ہر ہفتے کی طرح اس بار بھی اپنی ذمہ داری اسکو سونپ رہے تھے۔

آپ کدھر جاتے ہیں ہر ہفتے؟وہ خود کو پوچھنے سے روک نہ سکا۔

ماں کو دیکھنے۔۔۔کناروں سے ایک موتی چن کر وہ باہر نکل گئے۔۔۔۔

کون جانے کہ ماں کو دور سے دیکھ کر دل پر کیسی آریاں چلتی تھیں۔۔ بہن بھائیوں کی آپس کی محبتیں کس درد میں دھکیل دیتی تھیں۔۔۔کون جانے کہ اس گھر سے کوئی جانے والا ہر ہفتے انکو پیار و حسرت بھری نظروں سے دیکھنے آتا تھا۔۔۔

کون جانے ماں کے لمس کے لئے وہ وجود کتنا تڑپتا تھا۔۔۔

مگر یہ سفاک دنیا ہے اس لیے یہ سب کون جان سکتا ہے،کیسے جان سکتا ہے۔

استاد!آپ چھوڑ کر نہ جانا مجھے،آپ کے علاوہ میرا ہے ہی کون؟علیشاہ ہاسپٹل میں اس سے لپٹ کر رو رہا تھا،آس پاس کی حقارت بھری نظریں اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھیں،اس وقت وہ بے بسی کی عملی تصویر بنا ہواتھا۔

آپ یہاں سے اٹھ جائیں میت کو دفنانا ہے۔

ایک ڈاکٹر کی آواز پر اسکے اندر لاوا پھٹ پڑا تھا۔

واہ رے عظیم لوگو!پہلے بے دردی سے مار دیا کرو پھر دفنا دیا کرو۔۔۔ ارے میں پوچھتا ہوں تم لوگوں کو اللہ کے آگے جواب نہیں دینا؟؟کیا سمجھتے ہو تم لوگ اسکے عذاب سے بچ جاؤگے؟کسی کی زندگی برباد کر کے کیا منہ دکھاؤ گے؟تم لوگ قاتل ہو میرے مائی باپ جیسے استاد کے۔یہ معاشرہ قاتل ہے میرے استاد کا۔ان کو تو پیدا ہو کر بھی زندگی نہیں ملی۔زندگی تو اب ملی ہے ان کو،دیکھو کتنا سکون ہے ان کے چہرے پر۔۔۔تم لوگ پا سکوگے ایسا سکون؟

وہ ہذیانی کیفیت میں مسلسل بولے جا رہا تھا۔

تم سب کو خدا بھی نہیں بخشے گا جو اسکی تخلیقات کو حقارت زدہ نظروں سے دیکھتے ہیں،مذاق اڑاتے ہیں،جاؤ میں نے تم سب کا معاملہ اپنے رب کے حوالے کیا۔۔۔۔

یہ سب کہتے ہی اس کی آنکھوں کے آنسو تھمنے لگے تھے۔

وہ اپنے استاد کے چہرے پر سکون دیکھ کر مطمئن تھا مگر جدائی کا درد تاعمر رہنا تھا،وہ انکے نقش قدم پر چلنے کا فیصلہ کر چکا تھا،جو سبق اسکو اسکے استاد نے دیا وہ اپنے چھوٹوں کو بھی دینا چاہتا تھا۔

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین